غالب اکیڈمی میں نثری نشست کا انعقاد

غالب اکیڈمی ،نئی دہلی میں ایک نثری نشست کا اہتمام کیا گیا۔جس کی صدارت مشہور افسانہ نگار خورشید حیات نے کی۔انہوں نے اپنی صدارتی تقریر میں کہا کہ ماں کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔بچے کی پرورش ماں کرتی ہے۔لیکن اس کا ذکرنہیں کیا جاتا۔بڑے شاعراورادیبوں کی ماؤں کا نام بھی نہیں لیاجاتا۔ہرنظم میں بھی ایک کہانی ہوتی ہے۔انہوں نے اپناافسانہ ’’خبر ہونے تک‘‘ پیش کیااورایک مختصرنظم سنائی۔اس موقع پرڈاکٹرعقیل احمد نے حضرت امیر خسرو پرایک پرچہ پڑھتے ہوئے کہا کہ حضرت امیر خسرو کی ماں ہندنژادراوت کی بیٹی تھیں اوران کے والدترک تھے۔زمانے کی روایت کے مطابق ان کو فارسی کی بہترین تعلیم دی گئی وہ فارسی کے قادرالکلام شاعر تھے۔انہوں نے پورے ہندوستان کا دورہ کیا تھاہندوستان کی بارہ زبانیں انہیں آتی تھیں انہوں نے دیسی زبان میں بھی شاعری کی جسے وہ ہندوی کہتے تھے۔وہ اردواور ہندی زبان کے جنک تھے۔وہ گنگا جمنی تہذیب کی شناخت تھے۔اس موقع پرانجنا مجومدارنے ’’دہلیز‘‘،امنگ سرین نے ’’دل جلتا‘‘،انجوکواترانے ’’آشا کا سنچار‘‘،سنیتا چوہان نے ’’سماج‘‘ کہانی سنائی جیسے بہت پسند کیا گیا۔امنگ سرین کی کہانی خواجہ سرا سے متعلق تھی جسے ماں کا پیار حاصل تھالیکن ماں کواسے اپنے سے جدا کرنا پڑا۔انجوکواترانے اپنی کہانی میں ایک خوشحال خاندان کا ذکر کیا جس کا کردار گگن اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے سرجن بن جاتا ہےاسے جب معلوم ہوتا ہے کہ وہ جس بیماری کا معالج ہےخوداس میں مبتلا ہے۔سرجن بننے کی خوشی غم میں تبدیل ہوجاتی ہے۔رنجنانے اپنی کہانی میں خواب اورخواب کا پورانہ ہونا،پسماندہ طبقہ اورشادی کے مسائل کوپیش کیااورآگرہ کی سنیتا چوہان نے اپنی کہانی میں ’’سماج‘‘ میں سماج کے مختلف مسائل کوپیش کیا۔اس موقع پر نارنگ ساقی نے قتیل شفائی اوراحمد فراز کےلطیفے پیش کئے جسے سامعین نے پسند کیا۔ پروین ویاس نے پڑھی گئی کہانیوں پرتبصرہ کیا۔غفران اشرفی،گولڈی گیت کار،سرفرازاحمدفراز،حشمت بھاردواج اورنیلم باورانے اپنے اشعارپیش کر کے سامعین کومحظوظ کیا۔آخر میں سکریٹری نے اعلان کیا کہ اگلی شعری نشست 11؍مئی 2024 کو ہوگی۔